وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

سیرت پاک حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم رح

نشان سلسلۂ اشاعت (۳۹)

مجتہد گروہ رح

مرتبہ

حضرت محمد نورالدین صاحب غربی

برائے ایصالِ ثواب جناب محمد عبدالغنی صاحب مرحوم و مغفور ساکن فرحت پٹن

والدِ بزرگوار جناب محمد سمٰعیل صاحب رکن ادارۂ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد

(بہ اعانت)

جناب محمد اسمٰعیل صاحب رکن ادارۂ ہذا — حال مقیم کویت

(شائع کردہ)

ادارۂ تبلیغ مہدویہ (نمبر 673-6-1) (شعبہ خواتین)

جامع مسجد مہدویہ مشیرآباد حیدرآباد ۔ ۴۸۰۰۰۵ ۔ آندھرا ۔ انڈیا

طبع اول تعداد ۳۰۰

۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

بلا ہدیہ

دائرہ پریس

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

کوئی معبود اللہ کے سواء نہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

محمد اللہ کے رسول ہیں

اَللّٰہُ اِلٰـهُـنَـا

اللہ ہمارا معبود ہے

مُحَمَّـدٌ نَـبِیُّـنَـا

محمد ہمارے نبی ہیں

اَلْقُرْاٰنُ وَالْمَهْدِیْ اِمَامُنَا

قرآن اور مہدی ہمارے امام ہیں

اٰمَـنَّـا وَصَـدَّقْـنَـا

ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی

اظہار

کارکنان ادارۂ تبلیغ مہدویہ (شعبہ خواتین) کا قیام عمل میں آئے ابھی چند ماہ کا عرصہ ہوا - لیکن اِس مختصر سے وقت میں ادارہ ہٰذا نے جو بھی تبلیغی کام انجام دیا ہے۔ اس سے خواتین میں صدق دل سے مذہبی اعمال و فرائض کی ادائیگی کا رحجان پیدا ہوا۔

میلاد النبیؐ، میلاد مہدیؑ و ماہانہ مجالس میں خواتین کے شاندار اجتماع سے ہمارے گروہ کی خواتین کے ذوقِ ایمانی کا حقیقی اندازہ ہوتا ہے چونکہ مشیرآباد میں کسی ایسے ادارہ کا وجود نہ تھا جہاں خواتین کو کام کرنے کے مواقع حاصل ہوتے لیکن خوش قسمتی سے شعبہ خواتین کا قیام دینی خدمت انجام دینے کے بہتر مواقع فراہم کر رہا ہے۔ میں تمام بہنوں سے گذارش کرتی ہوں کہ اتحاد باہمی پر عمل کرتے ہوئے اس شعبہ سے منسلک ہو کر اپنا بھرپور تعاون دیں تا کہ آئندہ مزید اصلاحی و عملی پروگرام مرتب کر کے خلوص دل سے عملی جامہ پہنا سکیں۔ شعبہ

خواتین جناب محمد اسمٰعیل صاحب حال مقیم کویت جن کی زوجہ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ شعبہ ہذا کی خازن ہیں کے اس لئے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی پہلی برسی بتاریخ ۸/رمضان م ۹/جون ۱۹۸۴ء کے موقع پر اس رسالہ ہذا کی مکمل طباعت کا اہتمام فرمایا۔

سیرت پاک حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدہ گروہ رح کا مطالعہ ہمارے قلوب کو نور ایمانی سے منور کر دے گا ۔ خدائے تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے اعمال حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے معاشرے کی بہتر اصلاح کی توفیق عطا کرے اور یہ کام اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ ہم ایک خاندان کے مانند ایسی اتحاد و اتفاق پر عمل کرتے ہوئے دائرہ کی زندگی کا عملی ثبوت دیں۔ فقط

خواجہ بی بی زوجۂ محمد رازدار خانصاحب مرحوم

صدر شعبہ خواتین

یکم رمضان ۱۴۰۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سیرت حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ رح

سرزمین مشیر آباد کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ اس کے دامن میں فرزند مہدی ع حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ رح آرام فرما ہیں۔ حضرت کا دائرہ معلی ایک ایسی شمع ایمانی کے مانند ہے جس کا نور اور ضیا باریاں پورے قطعہ دکن کو منور کی ہوئی ہیں اور تمام دائرہ مشیر آباد کی مہدویہ آبادی اس شمع ایمانی کے اطراف پروانوں کے مانند مجتمع ہے۔ مجتہد گروہ رح کی آرام گاہ بلالحاظ مذہب و ملت زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ زائرین حضرت کے دائرہ معلی میں داخل ہوتے ہی ایک ایسا روحانی و قلبی سکون پاتے ہیں جو بہت کم مقامات پر حاصل ہوتا ہے۔ حضرت کے دائرہ کی روحانی فضا اور پرسکون ماحول قلبی انسانی پر کچھ اس طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ ایک پریشان حال آدمی چند لمحوں میں دائمی سکون پاتا ہے۔ اور خصوصاً دائرہ کے اس حصہ کا منظر جہاں روضہ اطہر کے اطراف آپ کے متعلقین و فقراء کے قبور پھیلی ہوئی ہیں نہایت ہی پاکیزہ اور روح پرور ماحول پیش کرتا ہے اور ذہن انسانی کچھ دیر کے لئے دنیا کی جھوٹی چمک دمک اور اس کے الجھے ہوئے ماحول سے اپنے آپ کو محفوظ پاتا ہے۔ ایسی برگزیدہ ہستی کی دینی و علمی خدمات کے تفصیلی بیان کے لئے ایک ضخیم دفتر کی ضرورت ہے۔ اس مختصر رسالے میں عوام الناس کے مطالعہ کے لئے حضرت کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت مجتہد گروہ کا تعلق بھی گروہ مہدویہ کے اس طبقہ سے تھا جن کے متعلق امام الہند ابوالکلام آزاد نے یہہ کہا تھا کہ " ان لوگوں کے حرکت و سکنات ایسے عاشقانہ اور والہانہ تھے کہ ان کے دیکھنے سے اصحاب رسول کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان پاکانِ حق کے تذکرے سے قلوب جذبۂ ایمانی سے منور ہو جاتے ہیں اور متلاشیانِ حق و صداقت کو نور ایمانی نصیب ہوتا ہے۔

نسب حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی چوتھی پشت میں ہیں آپ کا نسب یہ ہے۔

بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ بن حضرت بندگی میاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیل بن حضرت شاہ یعقوب حسن ولایت رضؓ بن حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضؓ بن حضرت مہدی موعود علیہ السلام

پیدائش شریف حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ کی ولادت ۹۸۹ھ بمقام جالور بحضور حضرت خاتم المرشد رضی اللہ عنہٗ ہوئی۔ آپ حضرت خاتم المرشدؓ کے نواسے اور حضرت خاتم المرشدؓ کی صاحبزادی حضرت بوانی صاحبہ کے بطن سے ہیں۔ آپ کے پہلے بی بی موصوفہ کو ایک فرزند سید باقر نامی ہو کر فوت ہو گئے تھے۔ اور بی بی دلگیر اور غمگین رہتی تھیں حضرت خاتم المرشدؓ نے یہ حال دیکھ کر بی بی کو تسلی دی اور فرمایا۔ " بوا کیوں دلگیر ہوتی ہو اس ایک فرزند کے بدلے خدائے تعالیٰ تم کو دو فرزند عطا فرمائے گا۔"

مجھے ان کی سفید داڑھیاں دائروں کے جھونپڑے اور ان کے فرزند

دکھائے گئے ہیں اِن دو فرزندوں میں ایک فرزند میرا قایم مقام ہے۔"
"اِس بشارت سے بی بی کو پوری تسلی حاصل ہوگئی اور حسب فرمودۂ حضرت خاتم المرشد رض دو فرزند ہوئے ایک حضرت شاہ قاسم دوسرے بندگی میاں سید مرتضیٰ یہ دونوں مبشر حضرت خاتم المرشد رض ہیں۔"

تلقین و تربیت حضرت شاہ قاسم تلقین و تربیت اپنے والد بزرگوار بندگی میاں سید یوسف کے ہیں۔ حضرت خاتم المرشد کے وصال کے وقت آپ سات سال کے تھے۔

علم ظاہر آپ کسبی اور وہبی علم میں وحید الزماں تھے۔ آپ کی فضیلت علمی اور فقاہت مشہور ہے قوم کے بہت سے نزاعی مسائل کا آپ نے تصفیہ کیا ہے گروہ مہدویہ میں آپ اپنے علم ظاہر کے کمال میں مشہور ہیں بلکہ مخالفین مہدی علیہ السلام بھی کوئی مشکل مسئلہ ہوتا تو آپ سے حل کرواتے۔

مجتہد کہلانا نقل ہے کہ بندگی میاں سید یوسف کے پاس کتابیں بہت تھیں چنانچہ تحفارہ تفسیریں تھیں اور بندگی میاں سید قاسم نے ان سب کا مطالعہ کیا تھا اور ان کے دقائق اچھی طرح آپ کے ذہن مبارک میں محفوظ تھے حضرت بندگی میاں سید یوسف بعض وقت آپ سے بعض آیتوں کی معنی پوچھتے حضرت شاہ قاسم ان آیتوں کا بیان باحسن الوجوہ فرماتے اور کہتے فلاں تفسیر میں یہ معنی لکھے ہیں اور فلاں تفسیر میں یہ" حضرت بندگی میاں سید یوسف سن کر تبسم فرماتے اور کہتے قاسم جی بیٹھو (حضرت شاہ قاسم اپنے والد بزرگوار کے حضور میں کھڑے کے کھڑے رہتے تھے اور فرماتے "قاسم جی مجتہد ہے"

کتبہ سہیل خاں سنگرام نے جو نظام الملک بادشاہ احمدنگر کے امرائے کبار سے تھے اور حضرت بندگی میاں سید یوسف رض کے مرید تھے

اور فقرائے مہدویہ سے عقیدت تمام رکھتے تھے بندگی میاں سید یوسف سے حضرت شاہ قاسم کی ملازمت کے لئے عرض کیا اس اجازت کی بنا پر حضرت شاہ قاسمؒ نے صرف ۴ سال ملازمت اختیار کی ہے اور موافق شریعت کسب کیا۔

نکاح سہیل خاں سنگرام ہی نے حضرت شاہ قاسمؒ کے لئے اعظم خاں عرب جو امرائے بیجاپور سے تھے کی دختر چاند خاں صاحبہ بی کی خواستگاری حضرت شاہ قاسمؒ کے لئے کی چنانچہ یہ نکاح ہوگیا۔

ترک دنیا حضرت شاہ قاسمؒ کی عمر شریف جب (۲۴) سال کی ہوئی دنیا کو ترک کرکے والد بزرگوار کی صحبت اختیار کی اور سات سال تک صحبت میں رہ کر حسب المشرط خدمت بجالائی۔

والد بزرگوار نے بھی جیسا کہ شرط فقیری ہے آپ سے مجاہدہ کروایا اور فقیری کے لینے میں فرزندی دپدری کی رعایت کو پیش نظر نہیں رکھا۔

نقل ہے کہ ایک رات سخت سردی کے موسم میں حضرت شاہ قاسم نوبت میں صرف ایک چادر کے ساتھ بیٹھے تھے اور پاجامہ آپ کا پرانا اور پھٹا ہوا تھا۔ ایک فقیر نے جن کے ذمہ عشر تھا یہ حالت دیکھی ان کو آپ کی اس حالت سے رقت پیدا ہوئی اور انہوں نے عشر کے پیسوں سے پاجامہ سلوا کر حضرت کی خدمت میں للہ پیش کیا اور حضرت وہ پاجامہ پہن کر پدر بزرگوار کے حضور میں آئے۔ والد بزرگوار نے پوچھا۔ قاسم جی یہ پاجامہ کہاں سے آیا انہوں نے جو کیفیت تھی عرض کی فرمایا کہ قاسم جی یہ پاجامہ اتار کر رکھ دو اور اس فقیر کو طلب کرکے پوچھا یہ پاجامہ تم نے کہاں سے سلوایا انہوں نے کہا عشر کے پیسے سے حضرت نے فرمایا تجھے کس نے کہا تھا فقیر نے کہا کسی نے نہیں حضرت نے فرمایا یہ پاجامہ لے جا اور جو مضطر اس کو دے دے جہاں

پیر و مرید کی نسبت پیدا ہوتی ہے وہاں پدری اور پسری کی نسبت برخواست ہوجاتی ہے بندہ ان کو ان حالات اور معاملات میں آزمارہا ہے کیا بندہ اپنے فرزند کے احوال سے ناواقف ہے؟

دنیا سے نفرت

نقل ہے کہ حضرت شاہ قاسم رح عمداً سیم وزر کو ہاتھ میں نہیں لیتے تھے یہ بات حضرت بندگی میاں سید یوسف رح کے سمع مبارک میں پہونچی ایک دن خدا نے کچھ فتوح پہونچائی تھی حضرت بندگی میاں سید یوسف رح نے خود سویت دینی شروع کی اور جس کا نام پکارتے وہ آکر آپ کے دست مبارک سے سویت لیتا جب حضرت شاہ قاسم کی نوبت آئی تو حضرت نے اپنے ہاتھ پر جبہ کی آستین کھینچ لی اور سویت حاصل کی اس پر حضرت بندگی میاں سید یوسف نے فرمایا۔ قاسم جی یہ کیا ہے میں تو زر کو ہاتھ میں لیتا ہوں اور تم نہیں لیتے تو حضرت شاہ قاسم رح نے عرض کیا حضرت کے پاس زر و خاک یکساں ہیں بندہ کے پاس زر زر ہے خاک خاک ہے۔“

مقصد یہ تھا کہ زر کے ہاتھ میں لینے سے کہیں اس کی محبت دل میں نہ پیدا ہو جائے۔

بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار کی خدمت میں جانا

”نقل ہے کہ بندگی میاں سید یوسف رح نے اپنے آخر وقت میں فرمایا کہ قاسم جی دین مہدی کا مدعا اس وقت پورا ہوگا جب کہ تو بھائی سید نور محمد رض کی خدمت میں جائے کہ وہ اللہ کے راستہ میں ایک سانس دوڑے ہیں اور ہم نے آہستہ آہستہ راستہ طے کیا ہے۔“

والد کے وصال کے بعد آپ والد کے دائرہ دولت آباد ہی میں رہے۔

نقل ہے کہ حضرت شاہ قاسمؒ نے بندگی میاں سید نور محمدؒ سے علاقہ کرنے سے پہلے ایک معاملہ دیکھا کہ آپ اور بندگی میاں سید نور محمدؒ چارپائی پر ایک چادر اوڑھے سو رہے ہیں ایک ساعت بعد دیکھا کہ خود موجود نہیں ہیں صرف بندگی میاں سید نور محمدؒ ہیں بیدار ہونے کے بعد یہ معاملہ اپنے مخلصوں سے کہا۔ اس کے بعد اس کی شہرت ہوگئی اور بندگی میاں سید نور محمدؒ کی سماعت میں بھی یہ بات پہونچی۔ سن کر فرمایا سید قاسم فرزند مہدیؑ سے جھوٹ بات ان سے غیر معقول ہے اس کے بعد ایک مدت گزر گئی تو میاں سید نور محمدؒ فرمائے۔ مگر اب تک بندہ سے دور ہیں۔ اس کے بعد حضرت شاہ قاسمؒ نے حضرت خاتم کارؒ سے علاقہ کیا۔

حضرت شاہ قاسم پدر بزرگوار کی وصیت کی بناء پر حضرت حاکم الزماں کی خدمت میں آنا چاہتے تھے اور دونوں جانب سے خطوط کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ نے حضرت حاکم الزماں کی خدمت میں عریضہ لکھ کر والد کی وصیت کا اظہار کیا تھا جو دیدار قدوم شریف کے شوق اور تمام نیاز سے بھرا ہوا تھا آپ نے یہہ لکھا تھا کہ بندہ عنقریب آنحضرت کی صحبت اختیار کرنے کے لئے مبارک قدموں میں پہونچ رہا ہے۔

جواباً حضرت حاکم الزماں نے بالتفات تمام فرمایا کہ ہمارے سر اور آنکھوں پر"

ایک مدت کے بعد حضرت شاہ قاسمؒ نے یہ معاملہ دیکھا کہ آپ اور حضرت حاکم الزماں ایک چارپائی پر سو رہے ہیں اور ایک ہی چادر دونوں نے

اوڑھ رکھی ہے اور باہم بالکل پیوست یہاں تک کہ حضرت شاہ قاسم نے دیکھا کہ وہ خود موجود نہیں ہیں صرف حضرت حاکم الزماں کی ذات ہے جب شاہ قاسم نیند سے بیدار ہوئے فرمایا "میاں ماموں کی ذات اس زمانے میں چشمۂ فیض ہے اور آپ حاکم الزماں ہیں بہر حال میں میاں ماموں کی خدمت سے مستفید ہوں گا۔"

اور ایک قول یہ ہے کہ آپ بیجاپور کے بزرگوں کی زیارت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے ایک رات بیڑ میں قیام رہا وہاں یہ معاملہ دیکھا کہ میاں سید نور محمد ایک چبوترہ پر ہیں وہ چبوترہ ایک کنویں کا ہے جس کا پانی موٹ سے جاری ہے۔ بندگی میاں سید قاسم چبوترہ کے نیچے کھڑے ہوئے ہیں۔ میاں سید نور محمد فرماتے ہیں قاسم جی اوپر آؤ عرض کیا میاں ماموں کیسے آؤں چبوترہ بہت اونچا ہے میرے ہاتھ نہیں پہونچتے۔ یہ سن کر حاکم الزماں نے ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔ اور اپنے نزدیک بٹھا لیا اور بہت مہربانی فرمائی۔ جب ہشیار ہوئے وہاں سے واپس ہو کر دولت آباد آئے۔

حضرت شاہ قاسمؒ نے اپنا یہ معاملہ اپنی مادر مہربان سے بیان کیا اور عرض کیا اگر کل خدائے تعالیٰ پوچھے گا سید قاسم تیرے زمانے میں کوئی اولوالامراد و اہل فضل بھی تھا" یا نہیں تو اس کی صحبت سے کیوں باز رہا اور میاں ماموں کی ذات عالی ایسی ہی فضیلت کی حامل ہے اس لئے آپ کی صحبت سے باز رہنا مصلحت نہیں ہے آپ اس معاملے میں کیا فرماتی ہیں۔

بی بی نے اجازت دی البتہ بعض موانعات کے تحت نکلنے

میں دیر ہوئی اور جو کچھ معاملہ دیکھا بندگی میاں سید نور محمد کی خدمت میں لکھ کر بھیجا۔

حضرت حاکم الزماں نے مکتوب کے سننے کے بعد فرمایا سید قاسم فرزند مہدی ہے جھوٹ نہیں کہے گا۔ "جو دیکھا ہوگا لکھا ہوگا" لیکن اس معاملے کے دیکھنے کے بعد بھی بندہ سے دور رہنے کا سبب کیا ہے اور اب تک نہ پہونچا اس کو روکنے والا کون ہے لیکن آپ نے خط کا جواب نہیں دیا۔ خاطر گرامی بہت مسرور ہوا بہت خوشی سے فرمایا۔ دیندار آدمی یا کچھ نہیں رہتا۔

بندگی میاں سید قاسم کو حضرت حاکم الزماں کی حضوری سے آنے والے کی زبانی حضرت حاکم الزماں کی خوشنودی اور حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا معلوم ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کی مادر مہربان نے آپ کو حاکم الزماں کی خدمت میں جلد پہونچنے کی تاکید کی ہے۔ بہرحال حضرت شاہ قاسمؒ اپنے جملہ دائرہ کے ساتھ حضرت حاکم الزماں کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

نقل ہے بندگی میاں سید نصرت کو حضرت حاکم الزماںؒ نے اپنے متعلقین کی خبر گیری کے لئے جو دولت آباد میں تھے روانہ فرمایا۔ راستہ میں جہاں سید قاسم اور میاں سید نصرتؒ کی ملاقات ہوئی۔ میاں سید نصرت نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے کہا نصرت جی میرا ارادہ میاں ماموں کی خدمت میں جانیکا ہے حضرت شاہ نصرت نے فرمایا قاسم جی یہاں سید نور محمد کی فقیری وہ شخص کرسکتا ہے جو خود کو ناک کی رطوبت سے کم سمجھے بندگی میاں سید قاسم نے فرمایا انشاء اللہ ایسا

ہی کروں گا۔"

بقول کسے حضرت شاہ قاسمؒ نے اپنے فقراء کو میاں شاہ محمدؒ کی نگرانی میں دائرہ دولت آباد ہی میں چھوڑ دیا تھا۔

نقل ہے کہ کچھ عرصہ بعد قطع منازل طے کر کے حضرت مجتہد الزماں حضرت حاکم الزماں کی خدمت میں پہونچ گئے اور اس توقع سے کہ حضرت خود طلب فرمائیں گے۔ دائرہ کے باہر ہی ٹھہر گئے۔

جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا ہے۔

"بلبل نہ نہد پا ز ادب در صف گلزار
تا گل بہ طلبگاری آو لب نہ کشاید"

اور فرماتے تھے جب میاں ماموں مہربانی کر کے طلب فرمائیں گے اس وقت جاؤں گا۔ تین روز تک آپ دائرہ کے باہر ہی رہے۔ جب حضرت حاکم الزماں کے دائرہ میں اذاں ہوتی میاں سید قاسمؒ نماز پڑھ لیتے جب دائرہ میں تسبیح ہوتی اس کے جواب دیتے لیکن اپنی جماعت میں کوئی عمل ارشاد نہ کرتے۔

ایک حجام جو میاں سید قاسم کے دائرہ کا تھا ہمراہ تھا میاں سید نور محمد کے چہرہ کی اصلاح بنانے حاکم الزماں کے دائرہ میں گیا اور میاں سید قاسم کے صحبت میں رہنے کے لئے تڑپ کی کیفیت بیان کی کسی مقرب نے میاں سید نور محمد سے عرض کیا کہ خوندکار تین دن ہو گئے ہیں ہمشیر زادہ ملازمت کے لئے آئے ہیں۔ مگر ان کو بار ملازمت نہ ملا۔ میاں سید نور محمد نے فرمایا میٹھا بھائی کہ فرزند کو ہمارے گھر مہمان کئے ہیں یا نہیں کسی نے عرض کی خوندکار کے حکم کے سوا کس کی طاقت ہے کہ

ان کو دعوت دے۔

حضرت نے اجازت دی اور کہا ان کو کھانا کھلاؤ۔ میاں سید قاسم کو بلایا گیا میاں سید قاسم بہت ہی خوش ہو گئے۔ جب آپ کو کھانے کے لئے بلایا گیا۔ آپ آئے اس وقت حضرت خاتم الزماں پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میاں سید قاسم نے دوڑ کر سر حضرت کے قدموں پر رکھدیا آپ رقت فراق سے بہت بے تاب تھے۔ اپنے گریہ کو روک نہ سکے اور ایسی آواز سے رونا شروع کیا کہ حاضرین کو رقت ہونے لگی حضرت خاتم الزماں نے فرمایا سر اٹھاؤ۔ میاں قاسم نے عرض کی سر اس وقت اٹھاؤں گا جب حضرت یہ فرمائیں کہ تو میرا ہے حضرت خاتم کار نے فرمایا تو میٹھا بھائی کا ہے تو میرے میاں کا ہے تو بندگی ملک کا ہے پھر میاں سید قاسم نے عرض کی۔ جب تک خوندکار یہ نہ فرمائیں تو میرا ہے سر نہ اٹھاؤں گا۔ میاں سید نور محمد نے ایک دو بار وہی جملے دہرائے اور حضرت میاں سید قاسم عجز و نیاز سے وہی عرض کرتے اور آنسو حضرت شاہ قاسم کی آنکھوں سے ایسے رواں تھے کہ حضرت خاتم کار کے پیر بھیگ گئے تھے پھر حضرت بندگی میاں سید نور محمدؓ نے کمال مہربانی سے فرمایا قاسم جی تو میرا تو میٹھا بھائی کا تو میرے میاں کا تو بندگی ملک کا۔ اس کے بعد میاں سید قاسم نے سر خاتم کار کے پیروں سے اٹھایا اور علاقہ کرنے کے بعد عرض کیا۔

خوندکار بندہ آپ کی مشت خاک کا آرزومند بن کر آیا ہے۔

حضرت نے فرمایا ہاں بھائی تیری تجھ پر یا میری تجھ پر پھر آپ مرشد کی صحبت میں رہ گئے اور مرشد کے آخری دم تک اخذ فیض کر کے مقصد کو حاصل کیا۔

مرشد کے لئے ایسی کمر اطاعت باندھی کہ حضرت حاکم الزماں کی نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا۔

مرشد سے عقیدت ایک دن بندگی میاں سید قاسم نے حضرت حاکم الزماں رضؓ سے عرض کیا میری والدہ میرے لڑکے اور میرے فقرا سب حضرت کے متعین سے ہیں ان کی عاقبت کی بہبودی اور نجات حضرت پر رہے۔

نقل ہے کہ حضرت حاکم الزماںؓ نے فرمایا قاسم جی تجھ کو جانتا ہوں تو اکو جانتا ہوں اور تیرے فرزندوں کو تو اور میں دونوں جانتے ہیں اور تیرے فقرا کو تو جانتا ہے"

" ایک مرتبہ بندگی میاں سید قاسم کو جھوجھار خاں نے چودہ ہزار ہون لِلّٰہ گذارنے اس میں سے آپ نے آدھے سات ہزار ہون اپنے مرشد بندگی میاں سید نور محمدؓ کی خدمت میں روانہ کر دئے"

جب حضرت بندگی میاں سید نور محمد حاکم الزماں نے دھارسیوں (عثمان آباد) سے اپنے دائرہ پر اپنے فرزندوں کو چھوڑ کر اور بہ خوشنودی کمال ان کو اجازت دے کر گجرات کی زیارتوں کے لئے روانہ ہوئے میاں سید قاسم میاں سید نصرت اور دیگر فقرائے ہمراہ تھے حضرت حاکم الزماں کا انتقال منچیہ پہونچنے پر ہو گیا وہیں پر مزار مبارک ہے دوران سفر میاں سید قاسم میاں سید نصرت نے حضرت حاکم الزماں کی نہایت خدمت کی اور حضرت کی خوشنودی حاصل کی۔

دولت آباد کو واپسی حضرت حاکم الزماںؒ کے خلفاء میں بندگی میاں شاہ قاسمؒ دوسرے نمبر پر ہیں حضرت حاکم الزماں کے انتقال کے بعد آپ دولت آباد واپس آگئے۔ اور یہیں سکونت اختیار کی

آپ کا قدم نہایت عالیت اور عزیمت پر تھا توکل وتقویٰ میں آپ کو کمال حاصل تھا آپ نے بدعتوں کی بیخ کنی کی امرالمعروف ونہی عن المنکر کے فرض کو بدرجۂ اتم ادا کیا آپ کے توکل وتقویٰ سے متعلق بہت سی نقول کتب نقلیات میں موجود ہیں۔ چنانچہ دولت آباد میں آپ کے دائرہ میں فاقہ پڑا بہت سے فقیر آپ کی خدمت میں تھے اور ایک اجماع کثیر آپ سے فیض حاصل کر رہا تھا تین دن فاقے سے گزرنے کے بعد آپ اپنی اجماع کو ساتھ

لے کر سبزی اور درختوں کے پتے چننے کے لئے جنگل کو روانہ ہوئے تاکہ پالا پتا ابال کر نمک کے ساتھ فاقہ کش فقیر دفع الوقتی کر لیں آپ کے جنگل چلے جانے کے بعد ایک مصدق جو آپ کا مرید تھا یہ شخص ذی اقبال اور سخاوت میں صاحب کمال تھا تین سو ہون لے کر خدمت گرامی میں پیش کرنے دائرہ میں آیا یہاں فقیروں کو نہ پاکر دریافت حال کیا کسی نے کہا حضرت فاقہ کی وجہ سبزی چن کر لانے فقراء کے ساتھ جنگل تشریف لے گئے ہیں یہ سن کر وہ دوڑتا ہوا جنگل میں پہونچا حضرت شاہ قاسم اپنے فقرا کے ساتھ پتہ پالا چننے میں مشغول تھے اس مصدق نے قدمبوسی کر کے رقم حضرت کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا عشر کا پیسہ خدا نے پہونچایا ہے حضرت نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور فرمایا گروہ مہدی بہت وسیع ہے یہ متوکلین کا حق ہے ان کو پہونچاؤ۔

بندہ کا توکل باقی نہ رہا کہ طلب معاش میں دائرہ کے باہر آگیا ہے اس نے بہت کوشش کی لیکن حضرت نے قبول نہیں کیا یہ واقعہ آپ کے بحر توکل کا ایک قطرہ ہے۔

دولت آباد سے ہجرت

بندگی میاں شاہ قاسم کے دولت آباد سے ہجرت کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہاں سخت قحط پڑا اور نظام شاہی حکومت کے زوال کی وجہ ملک میں فتور واقع ہوا بہت سے مصدق امراء عادل شاہ (بیجاپور) اور قطب شاہ (گولکنڈہ) کی طرف چلے گئے۔ ناصر خاں امیر نے نہایت عجز وانکساری سے آپ کو تشریف لانے کی دعوت دی اس لئے آپ نے اور بندگی میاں سید نصرت نے اپنے متعلقین کے ساتھ دولت آباد سے ہجرت کی بندگی میاں سید قاسم منیچہ تشریف لائے وہاں دائرہ باندھا دو ڈھائی سال یہاں آپ کا قیام رہا یہاں بھی قحط سالی بہت تھی اس مقام پر فقر وفاقہ سے آپ کے دو سو پچاس فقیر متوکل شہید ہوگئے۔ اور حضرت حاکم الزماں کے زیر پائیں دفن ہوئے۔

منیچہ سے ہجرت کے بعد آپ کا دائرہ قصبۂ گوکاک میں بھی رہا ہے اس قصبہ کے قرب وجوار میں ایک آبشار ہے۔ یہ آبشار نہایت دیدہ زیب اور خوش منظر ہے ایک اونچی پہاڑی سے پانی ندی میں گرتا ہے ایک دن آپ اپنے فقرا کے ساتھ یہ آبشار دیکھنے تشریف لے گئے۔ آبشار دیکھ کر یکایک

آپ کی زبان مبارک سے نکلا کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اس آبشار میں کود پڑے یہ بات سنتے ہی میاں سید حسن جو جمحری اور زخ کرنے کی وجہ سے ملکی کہلاتے ہیں۔ فوراً اس میں کود پڑے حضرت نے فرمایا آہ اس نے یہ کیا کام کیا فقرا سے فرمایا۔ دوڑو اور اس کی خبر لو۔ فقرا دوڑے تھوڑی دور جانے کے بعد دیکھا کہ میاں سید حسن بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ چلے آرہے ہیں۔ وہ میاں کے حضور میں پہونچ کر کورنش بجا لائے حضرت نے ان کو دیکھ کر کہا میں نے تم کو کودنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ انہوں نے عرض کیا حضرت نے فرمایا تھا کوئی یہاں سے کود سکتا ہے حضرت تعالیٰ کی بات خالی کیسے جائے۔ بندہ کود پڑا۔

فرمایا وہاں کیا تماشا دیکھا عرض کیا کیا کہوں وہاں کی مچھلی سوا من کی ہے۔ اور وہاں کا مینڈک ہاتھی کے جیسا ہے فرمایا تم باہر کیسے آئے عرض کیا کیا خوندکار نہیں جانتے خوندکار وہاں موجود تھے مجھے ہاتھ پکڑ کر باہر لائے۔

فضل وکمال حضرت خاتم کار رضؓ کے وصال کے بعد میاں سید عالم میاں بہلول خاں اور بعض معتبر فقرائے خاتم الزمانؑ نے آکر بندگی میاں سید قاسمؒ سے بیعت لی ہے۔

فقرائے شاہ قاسمؒ آپ کے فقرا کی شان اس سے ظاہر ہے کہ ایک دن حضرت شاہ قاسمؒ نے فرمایا اگرچہ ملک عنبر کی فوج ۹ لاکھ ہے لیکن بندہ کے پاس نو دس فقیر ایسے ہیں جو تمام گروہ مہدی علیہ السلام کی مشکل حل کرنے کے لئے ان میں کا ایک کافی ہے۔

بھاگ نگر کو ہجرت آپ نے پھر بھاگ (حیدرآباد) کی جانب ہجرت کی اور حسین ساگر تالاب سے جانب مشرق ایک میل کے فاصلے پر دائرہ قائم کیا۔ یہاں پہلے سے بندگی میاں شیخ داؤد (جو

بندگی میاں شاہ عبداللطیفؒ) کے خلفاء میں ہیں موجود تھے آپ نے پہلے سے حضرت سید شاہ قاسمؒ کی تشریف آوری کی خبر دیدی تھی ۔ جہاں آپ کا دائرہ تھا پہلے اس کو موضع حسین ساگر کہا جاتا تھا ۔ اب مشیر آباد (زمستان پور) کہتے ہیں ۔

بشارت آپ کے والد بزرگوارؒ نے اپنے آخر وقت میں کمال خوشنودی سے فرمایا ۔ " میں سو قاسم جی قاسم جی سو میں " جیسے کہ مشہور ہے من تو شدم تو من شدی "

بندگی میاں سید یوسف نے یہ بھی فرمایا جو یہاں بیٹھا گیا ہے وہ وہاں بیٹھا گیا ہے " یعنی جو مجھے دیا گیا ہے وہ وہاں (قاسم جی) کو دیا گیا ہے "

بشارت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ نے فرمایا " قاسم جی تو میرا ہے تو میرے میاں (حضرت خاتم المرشد) کا ہے تو بندگی ملک کا ہے تو بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت کا ہے تو مہدی کا ہے "

کرامت جب حضرت شاہ قاسمؒ کا دائرہ حیدرآباد کے محلے مشیر آباد میں تھا آپ کے دائرہ کے قریب ایک پہاڑی پر ایک جوگی رہتا تھا جو فن کیمیا گری سے واقف تھا ۔ اس لئے وہ آپ کے فقرا کی تنگدستی و عسرت سے متاثر ہو کر ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کیمیا کی ایک پڑیا آپ کی خدمت میں پیش کرکے عرض کیا یہ کیمیا ہے اس سے جتنا سونا چاہیں بنا سکتے ہیں آپ نے وہ پڑیا لے کر باؤلی میں پھینک دی اس وقت آپ ایک چٹان پر کھڑے ہوئے تھے اس چٹان پر تھوک دیا وہ پوری چٹان خالص سونا ہو گئی ۔ یہ دیکھ کر اس جوگی نے اسی وقت مسلمان مصدق ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور دائرہ میں داخل ہو گیا اب یہ " جوگی محمد " کے نام سے مشہور ہیں ان کا

مزار حضرت کے مزار مبارک سے جانب مشرق چند قبور کے فاصلے پر ہے۔

وصیت وصال کے پہلے حضرت شاہ قاسمؒ نے اپنے متبعین کو جو وصیت فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

وصیت تم مہدی کے فرزند ہو اور مردوں کی اولاد ہو
مرد دین کر رہو۔ مقصود خدا اور طلب خدا کو پیش نظر رکھو
اور ہمیشہ یاد خدا میں رہو شریعت اور دین مہدی کی
نگہبانی کرو۔ یہ دونوں بھی لازم ہیں اس لئے چار یا پنچ
چیزیں جو ہاتھ آئیں جو سلف کو دیا گیا ہے وہ تم کو دیا
جائے گا اور حاضرین وقت کو یہ وصیت کی کہ تم سب
مرد دین کر رہو اور مقصود حق پیش نظر رکھو [illegible] ہے
یہ دونوں [illegible] ہے جو کہتا تھا میں [illegible] پھر اپنے فقیروں
سے فرمایا میں تم سے خوش ہوں اور جو کچھ تم سے قصور
ہوا ہے وہ میں نے معاف کیا اگر تم کو [illegible] کے ساتھ
رہیں مقصود خدا کو نظر میں رکھیں تو [illegible] اور میاں سید
یوسف، میاں سید نور محمد، بندگی میاں سید [illegible] بندگی
ملک الہداد، بندگی میاں سید خوندمیر اور مہدی علیہ السلام
تم میں ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو میں درویش [illegible] نہیں ہوں
اور فرمایا، بعض ان میں اہل ایمان پائے جا رہے ہیں
پھر سہارا لے کر سب کو وداع کرتے کھڑے ہوگئے پھر ایک
ایک فقیر نے آپ کی قدمبوسی کی۔ ایک کا سینے تک آپ
کے پیر پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے فرمایا یہ وقت فقیروں کے لئے

ہے اس وقت کسی نے عرض کیا۔ میاں سید یوسف نے ہم کو آپ کے سپرد کیا تھا اب آپ ہم کو کس کے حوالے کر رہے ہیں فرمایا میں نے تم کو خدا پر سونپ دیا ہے" وداع کے بعد بستر پر بیٹھ گئے۔ بعض فقرا نے عرض کیا کہ خوندکار ہم آن حضرت کی خشت خاک کی آرزو میں پڑے رہے لیکن خدا خدا کی مشیت ایسی تھی کہ ہماری بدبخت زندگی باقی رہی اور حضرت کا مزاج ایسا ہے اس کے بعد ہمارے حق میں کیا ارشاد فرماتے ہیں فرمایا" مرد مومن کہ ہو جہاں بھی رہو کیونکہ مہری آن سے ہو"

رحلت بندگی میاں سید شاہ قاسم رح کو سلسل البول کی بیماری تھی جو آخر میں زیادہ ہو گئی۔ اس سے پھر ایک دوسری بیماری بھی پیدا ہوئی اس سے ۱۷ / محرم سنہ ۱۰۴۳ ہجری بہ عمر ۴ ۵ سال آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نقل ہے کہ بندگی میاں شاہ نصرت نے فرمایا میاں سید قاسم بندہ خدا اور صاحب کمال تھے اپنے مرشد کی اتباع میں کوئی چیز نہیں چھوڑی چنانچہ روز رحلت کی بھی اتباع کی (بندگی میاں سید نور محمد کی تاریخ وصال ۱۷ / محرم ہے آپ کا سنہ وفات الا عظم اند فضل المبغض سے نکلتا ہوتا ہے۔ جنازہ معلی پر میاں سید یعقوب امام ہوئے۔ آپ کی پیدائش سنہ ۹۸۹ھ ہے حضرت خاتم المرشد کے وصال کے وقت (۷) سال کے تھے (۲۴) سال کی عمر میں دنیا کو ترک کیا اور کم و بیش ۱۳ سال

نقیری کی۔ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد دو سال دائرہ دولت آباد پہ رہے۔ اسکے بعد حاکم الزماں کی صحبت میں دس سال رہے۔ دولت آباد میں آپ کا قیام دس سال اور سنیچہ میں دو سال رہا اور حسین ساگر (حیدرآباد) میں چھ ماہ قیام پذیر رہے۔ اس طرح عمر شریف ۴۵ سال ہوئی ہے مرقد مبارک دائرہ کے قریب ہے جس پر پختہ چوکھنڈی بنی ہوئی ہے اور زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

آپ کے خلفاء آپ کے خلفاء دس ہیں۔ ۱۔ بندگی میاں سید نجم الدین۔ ۲۔ بندگی میاں سید شاہ محمد۔ ۳۔ بندگی میاں سید یعقوب۔ ۴۔ بندگی میاں سید میراں ۵۔ بندگی میاں سید خدا بخش۔ ۶۔ بندگی میاں سید حسن۔ ۷۔ بندگی میاں سید خانجی۔ ۸۔ میاں عبدالرحیم۔ ۹۔ میاں علی ناگ۔ ۱۰۔ میاں سید مصطفیٰ۔

ازواج واولاد حضرت شاہ قاسم کی عرفیت شاہ صاحب میاں تھی آپ کی دو بیویاں تھیں۔ ایک چاند خاں صاحبہ بی بی جو اعظم خاں جو مشہور ومعروف امرائے بیجاپور سے تھے کی صاحبزادی تھیں۔ چاند خاں صاحبہ نہایت پرہیزگار اور عبادت گذار تھیں آپ حضرت سید قاسمؒ کے پہلو میں مشرق کی طرف آسودہ ہیں۔ حضرت شاہ قاسمؒ کو ان سے دو فرزند ہوئے ایک میاں سید یعقوبؒ دوسرے میاں سید یوسفؒ اور ایک دختر بی بی امت العزیز ہوئیں یہ بچپن میں ہی فوت ہو گئیں اور حضرت شاہ قاسمؒ کی دوسری بیوی آقا ملک عرف بوبو صاحب بنت

میاں سید عبدالفتح داتا سند رسوران سے بھی دو فرزند اور ایک دختر ہوئی (۱) میاں سید میرانجی عرف میراں صاحب میاں ۔ (۲) میاں سید محمود عرف بڑے میاں اور دختر بی بی عائشہ عرف بی بی صاحب میاں سید ابراہیم عرف بڑے میراں بن میاں سید زین العابدین بن میاں سید حسین بن حضرت روشن منور کو دی گئیں ۔

علمی خدمات حضرت سید قاسم رح کے زمانے میں بہت سے نزاعی مسائل اٹھ کھڑے اور بہت سے لوگ آپ سے سوال کرتے اُن کا تشفی بخش جواب دینے میں بہت سی کتابیں آپ نے تصنیف کیں آپ کے خطوط بھی بے شمار ہیں آپ کی یہ تمام تحریرات عقاید صحیح کی رہنمائی کرتی اور شوق عمل پیدا کرتی ہیں ۔

آپ کی تصانیف یہ ہیں ۔

آپ نے اپنی تمام کتابوں اور خطوط میں نزاعی امور کا فیصلہ کر دیا ہے مثلاً نماز لیلۃ القدر میں متابعت المہدی کہنا چاہیئے نماز لیلۃ القدر کو فرض جاننا چاہیئے مہدی علیہ السلام کا حکم اکبر الفرض ہے ترک دنیا طلب مولیٰ صحبت صادقاں ہجرت از وطن نماز لیلۃ القدر نوبت سویت کار اجماع میں شرکت اور دائرہ مہدی میں مرنے کی کوشش کرنا یہ سب فرض ہیں ۔ تصدیق الآیات جو آیتیں مہدی علیہ السلام کے متعلق ہیں ان کی وضاحت اور تفسیر بیان کی ہے ۔

جملہ پیغمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں جس میں تین سو تیرہ نبی مرسل ہیں اٹھائیس مفصل ہیں سات اولوالعزم دو خاتم ہیں ایک خاتم النبی دوسرے خاتم الولی ۔

اور دونوں خاتم ایک ذات اور ایک وجود اور برابر ہیں ۔ ولایت نبوت سے افضل ہے ۔ اولیاء اللہ مشکوٰۃ خاتم الولی سے فیض لیتے اور خدا کو دیکھتے ہیں۔ اور تمام انبیاء اللہ بھی چونکہ ولی ہیں اس لئے وہ بھی خاتم الاولیاہی کی مشکوٰۃ سے فیض لیتے اور خدا کو دیکھتے ہیں ۔ عیسیٰ کا زمانہ گزر چکا ہے مگر وہ پھر خاتمین کی گواہی دینے کے لئے آئیں گے ۔ بندگی میاں رضؓ کے عقیدے پر اجماع صحابہ ہے حضرت مہدیؑ نے اپنے مصدقوں کے حق میں یہ آیت پڑھی ۔ فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا اور ہجرت اخراج ایذا اور قتال کو اپنے گروہ کی صفت بتلایا لیکن قاتلوا وقتلوا (قتال) کی صفت بندگی میاں کے لئے خاص ہے ۔ بندگی میاں رضؓ بدل ذات مہدی ہیں آپ پر حجت مہدی تمام ہوئی " جیسے حضرت مہدی علیہ السلام فیوض ہیں اس طرح بندگی میاں منصوص ہیں جس طرح حضرت مہدی علیہ السلام بینہ ہیں بندگی میاں بھی بینہ ہیں ۔ جیسے مہدیؑ کے لئے بہت سی رتبیں ہیں بندگی میاں کے لئے بھی بعض حدیثیں ہیں جیسے حدیث اسطاۃ ۔ خدا کی وحدانیت نبوت اور ولایت پر یقین و ایمان ضروری ہے ۔ ذکر و فکر خوف حق سے گریہ وزاری طلب دیدار حق اور دوام توجہ حق ضروری ہے تقلید ضروری ہے ۔ ولایت کی مثال آفتاب جیسی ہے نبوت کی مثال ماہتاب جیسی ہے ۔ ایمان ذات حق تعالیٰ ہے ۔ محمد اور مہدی دونوں برابر ہیں ۔ ایمان کلمہ لا الہ الا اللہ ہے یہ کلمہ کلام اللہ ہونے کی جہت سے غیر مخلوق اور ذاتی ہے ذات وصفات دونوں متحد اور نور ہیں جیسے آفتاب اور اس کا نور ۔

اللہ کا دیدار نور ہے چودھویں رات کا چاندکی مانند رسول اللہ نے فرمایا

تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے جیسا کہ چودھویں رات میں چاند کو دیکھتے ہو مہدی کا حقیقی کام اللہ کا دیدار کرانا ہے اللہ کا دیدار چشم سر یا چشم دل یا خواب میں ہونا لازمی ہے طلب دیدار خدا تمام مصدق مردوں عورتوں پر فرض ہے۔

ذکر خفی شرط دوام اور ترک دنیا مع ترک علایق فرض ہے وطن سے ہجرت جہاں حالت کسب میں ساکن رہنا فرض ہے۔ ان امور کا تارک نماز روزے کے تارک کے مانند ہے۔ مہدی امر اللہ ہے اور مامور ہے مانند نبی کے اور بلا واسطہ جبرئیل کلام اللہ کے بیان پر مامور ہے۔ اور ایمان بڑھتا گھٹتا ہے ایمان دل سے پہچاننا اور زبان سے اقرار کرنا ہے۔ گجراتیوں (بندگی میاں) کی جنگ جنگ بدر کے مانند ہے اس جنگ کی اہمیت کا منکر کافر ہے۔ مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء ہیں آپ کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ انبیاء اولیاء کے مراتب درحقیقت مصدقین کے لئے ہیں۔

مصدق کرامت ظاہر نہیں کرتے اور اس کے خواہشمند بھی نہیں ہوتے مہدی ائمہ اربعہ کے مذہب میں مقید نہیں ہیں۔ مہدی کے بعد افضل الخلق میراں سید محمود ہیں آپ ثانی مہدی ہیں سب صحابہ نے آپ کی اتباع کی بندگی میاں سید خوندمیر اعظم الخلفاء ہیں۔ میاں شاہ نعمت اکرم الخلفاء ہیں حضرت شاہ نظام اکمل الخلفاء ہیں اکثر کے پاس حضرت ثانی مہدی صدیق ہیں۔ بعض کے پاس بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ہیں بی بی الہدین کو خاص قرب حاصل ہے بی بی مغفورہ ہیں اور بی بی کی اولاد سات کڑی تک مغفور ہے۔ مرشد سے تربیت ہونا واجب لازم ہے کامل سے تربیت ہونا شرط ہے۔

منافق کی علامتیں تین ہیں منکر مہدی کو کافر نہ جاننا مہدی کے

احکام کو حق نہ جاننا اور بلا ضرورت بغیر شک کے منکر مہدی کے پیچھے نماز پڑھنا۔ مخالف کا ذبیحہ جائز ہے۔ مخالف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے نماز جمعہ میں مخالف امام کی اقتداء جائز ہے اور نہ اسی طرح عیدین میں۔ نماز کے بعد نفل پڑھنا منع ہے تسبیح کے منکے ڈھالنا منع ہے منکر مہدی کافر ہے اور ساکت بھی کافر ہے منکر کی قبر پر فاتحہ پڑھنا منع ہے۔ مصدق مہدی اقسام کے گناہ سے کافر نہیں ہوتا جب تک کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال سمجھے۔ اور گنہگار مصدق پر نماز جنازہ پڑھنا چاہئے۔ آپ کے زمانے میں یہ بحث پیدا ہوگئی تھی کہ جو بغیر ترک دنیا مرجائے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں آپ نے مصدقین مہدی علیہ السلام کی تین قسمیں بتلائیں۔

۱۔ مصدق جو ظاہر و باطن حضرت مہدی علیہ السلام کی پیروی کی ہے۔

۲۔ موافق جو مصدقین کے ساتھ مدافعت کرتا رہا ہے۔

۳۔ نسائی وہ ہیں مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور امید رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ ترک دنیا اور توبہ بہر خاتمہ کریگا

بہرحال آپ کی تمام تصانیف متعلق ہدایت کا کام دیتی ہیں اس میں دارالاشاعت کتب سلف الصالحین سے کئی کتابیں چھپ گئی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ افضل المعجزات مہدی ۲ مہدی شفاء المومنین۔ ۳۔ الحجۃ فضیلت افضل القوم۔ ۴۔ جامع الاصول۔ ۵۔ رسالہ لیلۃ القدر۔

۶۔ تصدیق الآیات ۔ ۷۔ معدن الآداب ۔ ۸ محکمات تکمیل الایمان
۹۔ مجمع الآیات ۔ ۱۰۔ رسالہ در ثبوت مہدیت ۔ ۱۱۔ صحبت صادقان ۔ ۱۲۔ تبویت الخاتمین میزان العقاید ۔ ۱۳۔ دلیل الحلال والفضل ۔ ۱۴۔ لطمۃ المصدقین ۔
۱۵۔ انوار العیون ۔ ۱۶۔ ماہیت التقلید ۔ ۱۷۔ مکتوبات ۔ ۱۸۔ محضرے
۱۹۔ کتبے وغیرہ ۔

آپ کے خلفاء میں بندگی میاں سید نجم الدین نے راجپوتانہ کی جانب ہجرت کی ۔ اس ملک میں مہدویوں کا فروغ اور دین مہدی کی اشاعت آپ ہی کی مرہون منت ہے ۔
راجپوتانہ برار ۔ آندھرا ۔ کرناٹک اور جنوبی ہند کے دیگر اقطاع میں اب تک مہدویہ دائرے حضرت شاہ قاسم ہی کے سلسلے کے ہیں حیدرآباد (میر آباد) میں آج تک آپ کی اولاد امجاد کے سلسلے کے دائرے موجود اور خلایق کو فیض رساں ہیں ۔ فقط ۔

بسلسلہ صفحہ ۲۰ سے

۳۱۔ اعلائے حق دوسرا ایڈیشن — مولفہ حضرت سید شاہ محمود صاحب نظامی

۳۲۔ ولایت و نبوت عالم اسلام کی دیرینہ بحث — مولفہ ڈاکٹر سید عالم صاحب خوندمیری

۳۳۔ رسالہ ذکر خفی

۳۴۔ عشق کی آگ — مولفہ سید موسیٰ صاحب کلیم ید اللٰہی

۳۵۔ حضرت خلیفۃ گروہ — مولفہ حضرت سید محمد صاحب اکیلوی

مطبوعات ادارہ تبلیغ مہدویہ

۱۔ مہدیت کی ضیاء پاشیاں	مولفہ حضرت محمد نور الدین صاحب عربی
۲۔ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام (انگریزی)	" جناب سید علی اصغر صاحب بچراز (انگریزی)
۳۔ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام (تلگو)	" جناب شیخ بابا صاحب
۴۔ رسالہ لیلۃ القدر	حضرت افضل العلماء سید نجم الدین صاحب مدظلہ
۵۔ حضرت میاں مصطفیٰ گجراتی رح	" جناب پروفیسر حافظ محمود شیروانی
۶۔ مختصر سیرت حضرت بندگی میاں شاہ نصرت	" جناب الحاج سید موسیٰ کلیم صاحب ضیا یداللّٰہی

۷۔ مقالات	مولفہ الحاج حضرت ابوالعرفان سید خوندمیر صاحب رضا منوری
۸۔ رسالہ دعا	” حضرت مولانا سید اشرف صاحب شمسی
۹۔ ہفت مسائل	” حضرت محمد نورالدین صاحب عربی
۱۰۔ اسلام اِن انڈیا اس ٹرانزیشن ٹو ماڈرنٹی (اقتباس بزبان اردو)	مترجم جناب سید حمید شمیم نصرتی
۱۱۔ اسلام اِن انڈیا اس ٹرانزیشن ٹو ماڈرنٹی (اقتباس بزبان انگریزی)	مولفہ جناب ایم اے کرندی کر صاحب
۱۲۔ رسالہ اقتداء	” حضرت افضل العلماء سید نجم الدین صاحب مدظلہ
۱۳۔ اعلائے کلمۃ الحق	” فقرائے مہدویہ کا اہم فیصلہ
۱۴۔ اسلامک سروے اقتباس بزبان انگریزی	” جناب عزیز احمد صاحب
۱۵۔ اسلامک سروے (اقتباس بزبان اردو)	” مترجم جناب سید محمد صاحب مخصوص الزمانی
۱۶۔ اسلام ان انڈیا ٹرانزیشن ٹو ماڈرنٹی (اقتباس بزبان تلگو)	” جناب شیخ بابا صاحب
۱۷۔ حضرت سید محمد مہدیؑ (ناول)	” جناب ایم اے قاسم صاحب غلام نبی صاحب اہل پالکوڑ

١٨- اعلائے حق	مولفہ حضرت سید شاہ محمود صاحب نظامی اہل حق پٹن
١٩- نقوشِ سفر	" حضرت سید نور محمد صاحب پرواز اکیلوی اہلی بھٹری
٢٠- واقعات شہادت حضرت الحی میاں شہید رح	" جناب سید عبدالکریم صاحب ید اللٰہی
٢١- رپورٹ آمد و خرچ ادارہ تبلیغ مہدویہ مارچ ١٩٧٨ء تا دسمبر ١٩٧٩ء	ادارہ
٢٢- مہدویہ انسٹیٹیوشنس	" ڈاکٹر محمد امام صاحب
٢٣- خاتم المرشدین	" حضرت نورالدین صاحب غزنی
٢٤- فاروق ولایت	" جناب شیخ چاند صاحب ساجد ایم-اے ایم فل
٢٥- خورشید رسالت	" جناب باقر منظور صاحب
٢٦- حضرت سید محمد جونپوری ع اور مہدوی تحریک	" جناب سید اقبال احمد صاحب جونپوری
٢٧- اے گائیڈ ٹو پریئیر (انگریزی)	" جناب شیخ چاند صاحب ساجد
٢٨- پیام حق (منظوم)	" جناب مجیب عارفی
٢٩- قوم مہدویہ میں یوم عاشورہ کی اہمیت	" صدر مجلس علماء مہدویہ (ہند)
٣٠- توقیت	" جناب سید افتخار اعجاز صاحب بی-اے

باقی - ٢٧ صفحہ پر

دفتر جامع مسجد مہدویہ نمبر ۶۷۳-۶-۱- مشیر آباد آندھرا پردیش (۵۰۰۰۴۸)

اراکین ادارۂ تبلیغ مہدویہ عہدہ داران

جناب سید حمید صاحب شمیم نصرتی	صدر	جناب عبدالقادر صاحب بی-اے	معتمد عمومی
جناب محمد صاحب	نائب صدور	جناب سید خوندمیر صاحب بی-اے	خازن
جناب سید علی صاحب	"	جناب محمد صدیق صاحب	مشیر

(اراکین انتظامی)

جناب سید نجم الدین صاحب
جناب سید احسان الدین صاحب
جناب سید احمد صاحب
جناب محمد علی صاحب (اکاونٹنٹ)
جناب مرزا فاروق بیگ
جناب محمود صاحب مجھولیکپور
جناب محمد خواجہ احمد صاحب
جناب محمد نور صاحب
جناب محمد حسین صاحب
جناب سید سبط حسن صاحب
جناب محمد عبدالرزاق صاحب

جناب محمد محبوب خان صاحب دُربازی
جناب سید محمد مہدی صاحب پروپرائٹر فرڈیل
جناب محمد فصیح الدین صاحب سم ارکیٹکیٹ
جناب سید نصرت صاحب
جناب شیخ چاند صاحب ساجد
جناب محمد عمر صاحب چاند
جناب محمد غالب صاحب
جناب سید یعقوب صاحب بدالٰہی
جناب محمد حسن میاں صاحب
جناب سید جعفر اشرف صاحب خوندمیری

ادارہ تبلیغ مہدویہ شعبہ خواتین

۱۔ محترمہ خواجہ بی بی صاحبہ زوجہ رازدار خاں صاحب صدر

۲۔ محترمہ فاطمۃ النساء بیگم صاحبہ زوجہ جناب عبدالرحیم صاحب نائب صدر

۳۔ محترمہ مسعودہ قاسم صاحبہ نظامی نائب صدر

۴۔ محترمہ عابدہ شمیم نصرتی صاحبہ معتمد

۵۔ محترمہ شہر بانو صاحبہ زوجہ ڈاکٹر سید علی قاسم صاحب شریک معتمد

۶۔ محترمہ صبیحہ حبیب عارفی صاحبہ شریک معتمد

محترمہ نجمہ رابعہ بیگم شریک معتمد۔ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب خازن

(اراکین)

۱۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ محمد عبدالکریم خاں صاحب

۲۔ محترمہ نجمہ رابعہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد علیخان صاحب مرحوم ایڈوکیٹ

۳۔ محترمہ شہر بانو صاحبہ زوجہ محمد صاحب

۴۔ محترمہ سارہ بانو صاحبہ زوجہ سید منور صاحب

۵۔ محترمہ قمر النساء صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب

۶۔ محترمہ عذرا نظامی صاحبہ

۷۔ محترمہ قرۃ العین مہدی خوندمیری صاحبہ

۸۔ محترمہ قاریہ سعیدہ ناز صاحبہ زوجہ حضرت سید علی صاحب خوندمیری

۹۔ محترمہ بی جان بی صاحبہ زوجہ جناب محبوب علیخاں صاحب

۱۰۔ محترمہ رضیہ بانو صاحبہ دختر جناب محمد عبدالرحیم صاحب

۱۱۔ محترمہ حمید النساء صاحبہ زوجہ جناب سید روشن منور صاحب

۱۲۔ محترمہ ملکہ بانو صاحبہ

۱۳۔ محترمہ بشیر النساء صاحبہ

۱۴۔ محترمہ رحیم النساء بیگم صاحبہ

۱۵۔ محترمہ شہزادی بی صاحبہ

۱۶۔ محترمہ انیس نصرت صاحبہ

۱۷۔ محترمہ رابعہ بانو صاحبہ زوجہ سید اشرف صاحب

۱۸۔ محترمہ شوکت جہاں صاحبہ زوجہ جناب وزیر الدین صاحب

۱۹۔ محترمہ فرزانہ بانو زوجہ محمد مخدوم محی الدین ادیسی صاحب

۲۰۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحب زوجہ محمد عبدالفتح شاہ صاحب

۲۱۔ محترمہ خورشید بانو صاحبہ دختر سید علی احمد صاحب

۲۲۔ محترمہ شہناز فاطمہ دختر محمد ابراہیم صاحب